اک چراغ اور بجھا: ڈاکٹر محمود احمد غازی بھی چلے گئے:

محمد عابد مسعود ڈوگر

یہ خبر دل ودماغ پر بجلی بن کر گری کہ سابق وفاقی وزیر مذہبی امور اور وفاقی شرعی عدالت کے جج، مایہ ناز استاد، محقق اور دانشور مولانا ڈاکٹر محمود احمد غازی ۲۶ ستمبر کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے جن چند گنے چنے لوگوں کو سنجیدہ غور وفکر اور اعلیٰ درجے کا افہام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے، ڈاکٹر محمود غازی اسی عمدہ جماعت کے فردِ فرید تھے۔ پاکستان میں اُن کے نام اور کام کو جاننے والے دسیوں ہزاروں لوگ ہیں تو بیرون ملک بھی اُن کے قدر دانوں کی کمی نہیں۔ ڈاکٹر محمود غازی اپنے علم وفضل کی گہرائی اور مزاج کی شرافت اور متانت کے حوالے سے اپنا ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ اب جبکہ سنجیدہ غور وفکر کرنے والے لوگ علمی حلقوں میں دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں، ڈاکٹر محمود غازی کے جانے سے یہ کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۴ء وفاقی وزیر مذہبی امور رہے۔ انھوں نے حکومت میں رہتے ہوئے، پرویز مشرف کے دینی مدارس کے نصاب ونظامِ تعلیم کے خلاف ناپاک منصوبوں کو جس حکمت سے ناکام بنایا وہ ان کے اخلاص کا غماز ہے۔ وزارت سے سبکدوشی ان کے اسی ''جرم'' کی سزا تھی۔ ۲۰۱۰ء میں انھیں وفاقی شرعی عدالت کا جج مقرر کیا گیا۔ انھوں نے چالیس سے زائد ممالک کے سفر کیے، اندورن وبیرون ملک مختلف موضوعات پر ہونے والی ایک سو سے زائد کانفرنسوں میں شرکت کی۔ اسلامی قوانین، اسلامی تعلیم، اسلامی معیشت اور اس اسلامی تاریخ سے متعلق اردو، انگریزی، عربی میں تیس سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ قادیانیت کے ردّ میں ایک مستقل کتاب انگریزی میں تحریر کی۔ وہ اپنی شاندار زندگی کا سفر ساٹھ سال میں مکمل کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

غم کی اس گھڑی میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری اور راقم، مرحوم ڈاکٹر صاحب کے اہل خانہ اور اُن کے بھائی ڈاکٹر محمد الغزالی سے تعزیت مسنونہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ دین اسلام کے حوالے سے اُن کی کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔